# لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة

محمود احمد ضیاء

دنیا کی تاریخ میں ان گنت و لاتعداد نمایاں شخصیات گزر چکی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق اس خریطہ کائنات پر کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام مبعوث ہو چکے ہیں۔ پھر ان میں نمایاں طور پر کہیں نوح علیہ السلام' کہیں عیسیٰ علیہ السلام' کہیں موسیٰ علیہ السلام' کہیں یعقوب علیہ السلام' کہیں ابراہیم اور کہیں سلیمان علیہ السلام جیسے جلیل القدر انبیاء ہیں۔ اگر ایک طرف مہاتما گوتم بدھ' کرشن جی' گوروگوبند سنگھ' بابا نانک اور زرتشت جیسے بانیان مذاہب ہیں تو دوسری طرف بڑے بڑے علماء وحکماء کا ایک متین گروہ موجود ہے۔ اگر ایک طرف فاتحین عالم کی پرجلال صفیں ہیں' تو دوسری طرف لینن اور مارکس جیسے لادین اور سیکولر رہنما ہیں۔ الغرض مقدونیہ کا سکندر' جرمن کا ہٹلر' ایران کا دارا' یورپ کا نپولین جتنی بھی دینی و لادینی شخصیات اس کائنات میں وارد ورونما ہوئی ہیں ہر ایک کی زندگی ایک کشش رکھتی ہے۔

سقراط' افلاطون' ارسطو اور یونان کے فلسفیوں سے لے کر اسپنسر تک حکماء اور فلاسفروں کی زندگیوں میں ایک خاص رنگ نمایاں ہے۔

مختصر یہ کہ افق کائنات پر جتنی بھی شخصیات گزری ہیں' انہوں نے اپنی زندگیوں کو نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو انسانیت کی فوز وفلاح اور کامیابی کا دعویٰ دار نہ ہو۔

لیکن! اگر عمیق نظری سے دیکھا جائے تو ان کے ظاہر و باطن میں سیرت و کردار میں' معیشت و معاشرت میں' اقتصادیات وسیاست میں' قول وفعل میں الغرض زندگی کے لیل ونہار میں بعد المشرقین والمغربین پایا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ نصب العین' دستور' منشور اور شریعت دے کر مبعوث کیے گئے کہ جس کے بارے میں خود خالق ارض وسماء نے فرمایا کہ ﴿ان الدین عند الله الاسلام﴾ کہیں اس کی عالمگیریت کی گواہی کچھ یوں دی ﴿ونزلنا الیک الکتاب تبیانا لکل شیء﴾ اور کہیں جامعیت کا اظہار کچھ یوں کیا کہ ﴿وما ارسلنک الا کافة للناس﴾ اور کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اعزاز سے نوازا کہ ﴿قل یایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا﴾ اور کہیں اپنی نعمت عظمیٰ کی تکمیل کرتے ہوئے ﴿الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی﴾ کی نوید سنائی۔ اب یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ محمد رسول اللہ وہ واحد رہبر کہ جن کے لائے ہوئے نظریہ حیات کا کوئی پہلو خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی' قومی ہو یا طبقاتی' نجی ہو یا عائلی' سیاسی ہو یا اقتصادی' تجارتی ہو یا زراعتی' معاشی ہو یا معاشرتی الغرض حیات انسانی کا ایک ایک پہلو واضح روشن اور انسانیت کی فوز وفلاح کا آئینہ دار ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کے سٹیج پر جتنی شخصیات رونما ہوئی ہیں' ان میں سے کسی ایک کی زندگی ایسی نہیں جو کہ نوع انسان کی کامیابی وکامرانی اور ہدایہ کی ضامن ہو اور بنی نوع انسان کے لیے قابل تقلید نمونہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ کافۃ للناس کا لقب عطا ہوا ہے اور آپ کی شریعت تبیاناً لکل شیء کی صفت سے متصف کی گئی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا کی متمدن اقوام نبی کریم ہی کی زندگی سے سبق حاصل کر رہی ہیں۔

اقوام عالم میں سے کوئی قوم ایسی نہیں کہ جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات نہ لکھی ہو اور آپ کی صفاتِ جمیلہ کا اعتراف نہ کیا ہو اور لطف کی بات یہ ہے کہ لکھنے والے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ عیسائی بھی ہیں اور موسائی بھی' ہندو بھی اور سکھ بھی' دوست بھی دشمن بھی۔ الغرض افق کائنات پر کوئی طائفہ انسانی ایسا نہیں کہ جس نے آپ کی مساعی جمیلہ اور بلند پایہ افکار ونظریات کا اعتراف نہ کیا ہو اور کہتے ہیں کہ ﴿الفضل ما شهدت به الاعداء﴾ فضیلت تو یہ ہے کہ دشمن بھی اعتراف کرے۔

## عظیم سوویت رہنما

برس ہا برس مظلوم افغان بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کے خون سے ہولی کھیلنے والا خونخوار بھیڑیا اور متحدہ رشین فیڈریشن کا آخری صدر گورباچوف بھی اعتراف سے باز نہ رہ سکا اور یوں گویا ہوا کہ:

کسی بھی شخص کی سیرت کا دائمی نمونہ حیات بننے کے لیے چار شرائط کا حامل ہونا ضروری ہے

۱۔ تاریخیت

تاریخیت سے مقصود یہ ہے کہ ایک کامل انسان کی حیات کے جو واقعات وحوادث پیش کیے جائیں وہ تمام روایت کے لحاظ سے مستند ہوں اور اس کی زندگی کے تمام اجزاء تاریخ سے ثابت ہوں اور ان کی بنیاد سائیکلوجیکل اور متھالوجیکل نظریات پر نہ ہو۔

آئیے اب ہم دیگر بانیان مذاہب کا موازنہ کرتے ہیں۔ دنیا میں کتنی کثیر تعداد میں انبیاء کرام تشریف لائے؟ کیا ہم ان سب کے ناموں سے واقف ہیں......؟ دنیا میں سب سے پرانے ہونے کا دعویٰ ہندوؤں کو ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو تاریخ کے ایک طالب علم کو سوائے

چند فرضی قصہ کہانیوں کے کچھ نہیں ملتا۔ ایران کا مجوسی ''زرتشت'' ہزاروں مجوسیوں کی عقیدت کا مرکز رہا ہے۔ لیکن ان کی تاریخی حیثیت بھی قدامت کے پردہ میں گم ہے۔ زرتشت کی جائے پیدائش' قومیت' خاندان ہر پہلو سینکڑوں اختلافات کا مظہر ہے۔ گوتم بدھ ہی کو لیجئے قدیم ایشیاء کا سب سے قدیم مذہب جو کبھی ہندوستان' ایشیائے وسطیٰ' برما' چین اور ترکستان تک پھیلا ہوا تھا کیا آج بدھ تاریخی لحاظ سے اپنا وجود ثابت کر سکا......؟ حضرت نوح' ابراہیم' اسماعیل' اسحاق' یعقوب' زکریا و یحییٰ علیہم السلام وہ شخصیات ہیں جن کی حیات کے گوشے سوائے چند واقعات کے تاریخ کی کڑیوں سے گم ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے احوال انجیل میں ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ آج تک حضرت عیسیٰ کے ماننے والوں کا ایک انجیل پر اتفاق نہیں ہو سکا۔

لیکن آیئے جب ہم سالارِ بدر و حنین کی سوانح حیات کو دیکھتے ہیں اور انہیں تاریخیت کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں تو جہاں ہمیں ایک طرف قرآن کے علاوہ کتب ستہ اور کتب تاریخ کی طویل فہرست ملتی ہے تو دوسری طرف شمائل محمدی' مسانید اور اسماء الرجال کا بیش بہا خزانہ نظر آتا ہے۔ وہاں اغیار بھی ﴿**لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة**﴾ کا اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

عظیم جرمن ڈاکٹر اسپرنگر جو کہ بنگال ایشیاء ٹک سوسائٹی کے سیکرٹری تھے' انہوں نے الاصحابہ کے مقدمہ میں اعتراف حق یوں کیا

پوری دنیا میں کوئی قوم ایسی نہ گزری ہے نہ آج موجود ہے کہ جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال کا عظیم فن ایجاد کیا ہو۔

یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ اسلام **انا له لحفظون** کی عملی تصویر ہے اور سیرت محمدیہ پر لکھی جانے والی کتب کی تعداد دیگر سوانح سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کا اعتراف جان ڈیوڈ ان الفاظ سے کرتے ہیں:

اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام اور فاتحین میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کے وقائع عمری محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقائع عمری سے زیادہ مفصل اور سچے ہوں۔ (اپالوجی فار محمد اینڈ دی قرآن مطبوعہ ۱۸۷۵)

### ۲۔ کاملیت

کسی سیرت انسانی کے دائمی نمونہ عمل بننے کے لیے دوسری اہم شرط یہ ہے کہ اس کے صحیفہ حیات کے تمام پہلو غیر مبہم ہوں اور کوئی واقعہ ناواقفیت کے پردہ میں گم نہ ہو بلکہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہو۔ اس معیار پر بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پورے اترتے ہیں۔

انبیائے سابقین سے موسیٰ علیہ السلام زیادہ نمایاں ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ فی الوقت دنیا میں تورات کے پانچ نسخے ہیں۔ ان پانچوں نسخوں میں پیدائش' فرعون کے گھر پرورش اور دیگر چند واقعات کے سوا حیات موسوی کاملیت کے معیار پر پوری نہیں اترتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کاملیت کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے کہ آج تک ان کی قبر کا کوئی علم نہیں ہو سکا۔

زہد' تقویٰ' عبادت' ریاضت' اخلاقیات' زندگانی کے طور طریق ہیں جو کہ حیات موسوی سے کم ہیں۔ اسلام سے قریب العہد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں' جن کے پیروؤں کی تعداد یورپین مردم شماری کے مطابق سب سے زیادہ ہے۔ یہ سن کر آپ کو حیرت ہوگی' عیسیٰ علیہ السلام وہ پیغمبر ہیں' جن کی زندگی کے اجزاء و واقعات دیگر انبیاء سے کم ہیں۔ آج کھنڈرات کھود کر احوال معلوم کیے جا رہے ہیں۔

دراصل دنیا میں اگر کوئی شخص کاملیت کے معیار پر پورا اتر سکتا ہے تو وہ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اٹھنا' بیٹھنا' سونا' جاگنا' سفر و حضر' جلوت و خلوت' رنگ و بو' قد و قامت' پیدائش' شیر خوارگی' بچپن' جوانی' بڑھاپا حتیٰ کہ میاں بیوی کے خانگی تعلقات تک مذکور ہیں۔

مختصر یہ کہ پوری دنیا میں تہذیب و شائستگی کے بہت سے اصول' قانون و ضوابط ترتیب بھی دیے گئے اور بگڑے بھی۔ لیکن ازل سے لے کر تا قیامت اگر کوئی تہذیب و کلچر زندہ جاوید خصوصیات کی بناء پر کاملیت کے معیار پر پورا اترتا ہے تو وہ فقط اسلام ہے۔ یہ وہ واحد دین ہے جو ٹمٹماتے ہوئے ستاروں کی طرح واضح اور روشن ہے اور مہد سے لے کر لحد تک کے مسائل کی تفصیلات اپنے دامن میں سمائے ہوئے ہے۔

### ۳۔ جامعیت

تیسری اور اہم شرط یہ ہے کہ مختلف طبقات انسانی کو اپنی ہدایت و فلاح کے لیے اور اپنے مختلف تعلقات و ربط اور فرائض و واجبات کی ادائیگی کے لیے جن نمونوں کی ضرورت ہوتی ہے' وہ آئیڈیل لائف میں ہوں۔ اس معیار پر بھی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پوری اترتی ہے۔

پوری تورات میں توحید' قربانی اور چند دیگر موضوعات کے سوا ہمیں موسیٰ علیہ السلام کے زہد' تقویٰ اور دیگر نمونہ جات کا فقدان نظر آتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی زندگی کے اہم گوشے معاشی ذمہ داریوں کی تفصیل' یتیموں' غریبوں' بیواؤں کے ساتھ آپ علیہ السلام کا سلوک تمام تفصیلات منظر عام سے گم ہیں۔

ایک ایسی شخصی زندگی جو ہر طائفہ انسانی اور ہر حالت انسانی کے مختلف ادوار اور مظاہر کا مجموعہ ہو فقط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ سیرت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جامع سیرت ہے کہ جس میں عزم و استقلال' شجاعت و دیانت' صبر و رضا الغرض کامیاب زندگی کے لیے جن گوشوں کی ضروریات ہوتی ہے' وہ جملہ گوشے اس میں موجود ہیں۔

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جامع شخصیت ہیں' جن میں آدم کا خلق' نوح کی شجاعت' ابراہیم کی وفا' اسماعیل کی زباں' اسحاق کی رضا' ایوب کی دعا' صالح کی فصاحت' عیسیٰ کا زہد' یوشع کا جہاد الغرض جملہ انبیاء کرام کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

۴۔ عملیت

مثالی زندگی کا آخری معیار ''عملیت'' ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک ہزاروں بانیان مذاہب افق عالم پر نمودار ہوئے۔ لیکن اگر غور کریں تو کتنے ہیں......؟ جنہوں نے اپنے اقوال، افکار و نظریات کو عملیت کے سانچہ میں ڈھالا......؟ اور اپنے افکار کو عملی جامہ پہنایا ہو......؟ کتنے بھی بانیان مذاہب کی زندگی کا مطالعہ کرلیں، دلچسپ واقعات ملیں گے۔ خطیبانہ شعور ملے گا، تقریر کا زور اور فصاحت و بلاغت کا جوش نظر آئے گا۔ پرفریب نعرے ملیں گے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے بانیان مذاہب تہی دامن ہوں گے تو عمل سے تہی دامن ہوں گے۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿لم تقولون ما لا تفعلون﴾ کا قانون رائج کر کے اپنے عقائد و نظریات پر عملیت کی مہر ثبت کی۔ آپ کی عملیت کا اظہار شاعر نے کچھ یوں کیا ہے:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ھادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی

یہ آپ کا عمل ہی تو تھا کہ ۲۳ سال کی قلیل مدت میں عرب جیسے کفر گڑھ کو اسلام گڑھ بنا دیا۔ یہ آپ کی مساعی جمیلہ کا ہی اثر تھا کہ جس کی وجہ سے ﴿جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا﴾ کی صدائیں بلند ہوئیں۔ یہ عملیت ہی تو تھی کہ جس کی وجہ سے عرب جیسی غیر متمدن قوم کو تحت الثریٰ سے اٹھا کر اوج ثریا کے مسکن کا وارث بنا دیا۔ یہ چراغ عملیت ہی تو تھا کہ جس نے ہزاروں برس کی بلاخیز ظلمتوں اور گھٹا ٹوپ اندھیروں میں کتاب و سنت کی شمع کو فروزاں کیا۔ الغرض ہر بنی نوع انسان کو کامیاب زندگی گزارنے کے لیے مہد سے لے کر لحد تک ہر شعبۂ و ڈیپارٹمنٹ کی تفصیلات سے آگاہ فرما کر ثابت کر دیا کہ:

﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنۃ﴾


گستاخ رسول ﷺ کی سزا اور اس کا انجام
مؤلف: محمد زبیر آل محمد
حرف آغاز: بقیۃ السلف علامہ عبدالعزیز حنیف ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
نظر ثانی: شیخ الحدیث مولانا ارشاد الحق اثری ناظم طبع و تالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
10 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔
ملنے کا پتہ: جامعہ اسلامیہ سوڈھی جے والی ضلع خوشاب فون: 0454-896082

اصل کرنڈی، لٹھا سفید، لٹھا رنگدار پختہ کلر،
کاٹن سفید و رنگدار پختہ کلر
فیصل یعقوب کلاتھ مرچنٹ
ہر قسم کی مردانہ ورائٹی کا مرکز
041-633809
Mob# 0300-9653599
پنجاب بلاک مدینہ بازار P-162 نکی کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد

سائن بورڈ، کلاتھ بینر، سکرین پرنٹرز اور اشتہارات کی کتابت کیلئے
حافظ پبلسٹی
ریلوے روڈ شیخوپورہ
0321-4187286
پروپرائیٹر: حافظ شبیر احمد سجاد
پینٹرز
کاتب

مجلہ ترجمان الحدیث میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں